

نکتہ

یہ مختصر رالہ ہدایت قبل الجھٹ میں حضرت شیریشہ سنّت ناصر سنّیۃ، کاسر دیوبندیۃ حضرت مولیانا مولوی حافظ قاریؒ لفظ عبید الرضا محمد حشمتہ علی خاص صاحبؒ لکھنؤ دام مجدد العالم مفتی جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام، ملک سُنّت جماعتے بریلی شریفیؒ کاراندیر ضلع سوچتے کے دیوبندی مولوی محمد حسینیؒ صاحبؒ سے راندیریاں مناظرہ ہونا، وہاں پر کا اپنے بڑوں تھانوں کے گنگوہیؒ نیٹھیؒ کو مسلمان اٹھاتے کرنے سے عاجز آنا، اپنے مسلمان اٹھاتے کا ثبوت نہ دے سکنا، دیوبندیوں کے چمکتے "المہند" کے جعلی جھول ہونے کا ثبوت ہو جانا وغیرہ مفید و نافع مضمای پر درج ہیں۔

مُسَانَدَةُ رَانِدِير

رَانِدِير میں سُنّیوں کی فَتْحَ عَجِیْبٍ

(۲۳—۵—۱۳)

مُلَقَّبُ بِلَقَّبِ تَارِيْخِ

وَهَا بِهِ جُهُولَ رَانِدِيرِ كُوشَكَسْت

جھٹ سے راندیر کے دیوبندی مولویوں کا ایماض واضح ہے۔

مرتبہ: حامی سنّت ماحی بدعت مولیانا مولوی محمد نظام الدین صاحب قادری نوری ہدایت رسولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام کتاب	مناظرہ راندیر
نام مناظرہ	حضرت علیخست رشیز شاہ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نام مناظر وہابیہ	مولوی محمد حسین راندیری دیوبندی
مرتب	حضرت مولینا مولوی نظام الدین صاحب نوری علی الرحمہ
مقام مناظرہ	راندیر ضلع سورت
تصحیح	حضرت مولیٰ نافیٰ الحان محمد فاران رضا خالص باقیہ
	حضرت مولیٰ نافیٰ الحان محمد شارب اکشمٹ صاحب قبلہ تی
نظر ثانی	حضرت مولیٰ نافیٰ الحان محمد مہراں رضا خالص باقیہ
تزئین و تابت	محمد نجم الرضا حاشمتی
طابع و ناشر	کتبہ حاشمتیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الخالق البرايا، والصلوة والسلام على حبيبه المطلع باذن ربہ علی الغیوب والخفايا، العلیم بالسرائر والخبايا، قاسم خزانی الله و مختار نعمه و مانح العطايا، شفیع الذنوب ومقلی العثرات وما حی الخطایا، واله و صحبه، وابنه و حزیبه، وعلماء ملتہ، و اولیاء

امته، وعلینا وعلی سائر اهل سنته، وجمیع المجددین لدینہ والمتوسلین بذیل جماعتہ امین.

پیارے عزیز سنتی بھائیو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے حبیب و محبوب مطلع علی الغیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کا سچا بندہ براگاہ بنائے آمین۔ حضور پر نور امام اہل سنت مجید دین ولیت سیدنا علی حضرت مولیانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ کرامی اور نام نامی سے کوئی سنتی مسلمان ناواقف ہے۔ وہ بہیت کے بڑھتے ہوئے سیالب کو جس نے روکا، ہزار بہنڈگاں خدا کو دیوبندیت کے جال سے جس نے بچایا، اقطار و اکناف کے اشرار کفار و مرتدین کے شر و فربیت سے جس نے بھولے بالے سنتیوں کو حفاظ رکھا و حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی ذاتِ قدسی صفات ہے۔ اہل سنت کا بچہ بچہ اگر حضور کے احسانات کا شکر یہ مدة العمر ادا کرتا رہے تو بھی حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احسان سے سبد و شنبیں ہو سکتا۔ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بندگاں خدا سے ہیں جن کا فیض بعد وصال بھی جاری رہتا ہے۔

آستانہ عالیہ رضویہ سے اب بھی اہل سنت کے لئے ہدایت کے چشمے جاری ہیں۔ حضور کا مقدس دارالعلوم جامعہ رضویہ منظراً اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف سنتی بھائیوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کے عمار و بلاغین شہروں قصبوں دیہا توں میں حمایت اسلام و حفاظت مذہب اہل سنت کے لئے دور کر رہے ہیں۔

دارالعلوم کا ایک وندجو حضرت واعظ اسلام حامی سنت ماحی بدعت مولیانا مولوی محمد غلام رسول صاحب قادری رضوی بھاد پوری زید بھرم مبلغ آستانہ عالیہ رضویہ اور حضرت شیر بیشہ سنت مظہر علی حضرت ناصر سنتیت شرکن دیوبندیت مولیانا مولوی حافظ قاری ابوالفتح علیہ السلام حجامت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنؤی دام مجددم مفتی جامعہ رضویہ منظراً اسلام بریلی شریف پر مشتمل تھا تقریباً چار ماہ ہوئے بمی مبلغ وہ بیہی عبد الشکور کا کوروی ایڈیٹر "انجم" سے مناظرہ کرنے کے لئے آیا۔ وندزو نے بمی، پونہ، بھیڑی، کلیانی وغیرہ مقامات میں جو بیش بھا خدمات انجام دیں وہ وقتاً فوقتاً "رسالت" بمی "صوت الحق"، بمی " غالب"، بمی وغیرہ سنتی اخبارات میں شائع ہوتی رہیں۔

ہمارا شہر سورت بھی حضرت شیر بیشہ سنت سیف اللہ المسالوں مولانا مولوی محمد ہدایت الرسول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مرح الحبیب مولیانا مولوی جمیل الرحمن خاص صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت حامی سنت مولیانا مولوی بشیر الدین خاں صاحب بڑودوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی مقدس درود ملت ہستیوں کے حوارِ حمتِ الہی و سایہ فضل رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وعلیٰ آله و سلم میں چلے جانے کے بعد وہاں دیوبندیوں کا جولان گاہ بن گیا تھا۔ رحمت الہی سے امید تھی، کہ نبی میں ان حضرات حامیانِ دین و سُنّت کے ورود مسعود کی خبر سن کر مسرت بے اندازہ ہوئی۔ اور ہم غریب سُنیوں نے ان حضرات کو سورت تشریف لانے پر مجبور کیا۔

الحمد للہ! کہ ہماری عرض قبول فرمائی گئی۔ اور ان حضرات نے اپنے مبارک قدم سے اس سرز میں کو شرف فرمایا۔ یہاں کے جلوسوں کی کیفیت اور مسلمانوں کا ان چراغان نرم مُضطَفَ اصلِ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله و سلم پر پروانہ و انشار ہونا بہت سے بھٹکے ہوؤں کا راہ راست پر آجانا وغیرہ واقعات کی تفصیل کرنی طوالت چاہتی ہے۔

تقریباً دو سال ہوئے کہ علاقہ گجرات کے دیوبندیانی بلکہ دیوبند کے باعث بقا و سبب زندگی راندیر ضلع سورت کے وہاں دیوبندیوں نے ایک اردو ڈیپرمنٹی عمر خاں کے نام سے ایک تحریر "فضل رب خیر" شائع کروائی۔ اُس میں علاوہ قسم کی گفتاخیوں بے باکیوں کے صفات پر یہ مضمون بھی تھا کہ حر میں شریفین سے دیوبندیوں کے کفر پر جو نتوء لئے گئے ہیں۔ جب علماء حر میں پر اصل عبارت ظاہر ہوئیں تو انہوں نے دیوبندیوں کو کفر کے فتوے سے بری کر دیا۔ اور انہیں مسلمان لکھ دیا۔

حضرات علماء نے جب یہاں آکر "فضل رب خیر" ملاحظہ فرمائی تو خیال ہوا کہ راندیر کے دیوبندیوں سے وہ دوسرا فتویٰ دیکھ لیا جائے۔ اس بنا پر حضرت شیر بیشہ سُنّت مولیانا حشمت علی خاں صاحب نے ایک خط منشی عمر خاں کو لکھا کہ اپنے بڑوں کو بلا یئے اور حر میں شریفین کا وہ فتویٰ جس میں علماء حر میں نے دیوبندیوں کو مسلمان لکھ دیا ہے ہمیں وکھائیے۔ عمر خاں نے اس چیز کو قبول کیا اور مختلف تحریروں کے آنے جانے کے بعد جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھ دیا کہ ہماری طرف سے مناظرین مولوی عبدالشکور کا کوروی ایڈیٹ "ابحتم" اور مولوی مرتضیٰ حسن در بھٹکی ہوں گے۔

حضرت شیر بیشہ سُنّت مولیانا حشمت علی خاں صاحب نے تاریخ مناظرہ، رجمادی الآخری ۱۳۲۲ھ روز پنجشنبہ دس بجے دن کو اور مقام مناظرہ خود وہاں کی محبوب مسجد چنار والہ جس میں اس سے پہلے علماء اہل سنت کو مناظرہ کے لئے بلا تے رہے تھے اور ان حضرات نے انھیں قابل خطاب نہ سمجھ کر ان کی اس ہوں کو پورانہ کیا تھا، مقرر کر دیا۔ اور صاف لکھ دیا کہ بروز پنجشنبہ رجمادی الآخری ۱۳۲۲ھ دس بجے دن کو انشار اللہ تعالیٰ میں ضرور راندیر حاضر ہوں گا۔ آپ اپنے مناظرین کو تیار کھیں۔ دو شنبہ سہ شنبہ کو بمقام پادرہ علاقہ ریاست بڑودہ میں غیر مقلدین کے شیخ اکل فی الکل شاہ اللہ امترسی ایڈیٹ "اہل حدیث" سے تحریری مناظرہ ہوا جس میں حضرت شیر بیشہ سُنّت مولیانا حشمت علی خاں صاحب نے غیر مقلدین کے شیخ اکل فی الکل کو گل درگل ثابت کر دکھایا۔

غیر مقلدوں کا شیر پنجاب شیر بیشہ سُنّت کے مقابل شیخ غال نظر آیا۔ دو روز تک شیر پنجاب نے کوششیں کیں دانتوں پسینہ آگیا شیری پنجاب سے کام لینا چاہا مگر غیر مقلدوں کا کفر نہ اٹھا سکے، انھیں مسلمان ثابت نہ کر سکے۔ جانبین کی دستخطی تحریریں موجود ہیں جو انشار اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو کر اہل سُنّت کو شادمان اور غیر مقلدین کو نا دم بنا کیں گی۔

چہارشنبہ کو وہاں سے فارغ ہو کر حضرات علمائے مبلغین جامعہ رضویہ سوت پہنچ اور پنجشنبہ کو اپنے وعدے کے مطابق راندیر پہنچے۔ ابھی مسجد چنارواڑہ دور تھی کہ پولیس کے سپاہی آگئے اور کہا کہ آپ کے متعلق ایک عرضی کی گئی ہے اس لئے آپ کو پہلے تھانہ میں چلانا پڑے گا۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے ناپاک دھرم میں پارسول اللہ یاغوث کہنا شرک ہے انھوں نے مناظرہ سے جان بچانے کے لئے یا پولیس المدد یا تھانہ دار الغیاث کا ڈبل شرک اور ہا۔ حضرات علمائے کرام تھانہ میں پہنچے۔ تھانہ دار صاحب سے باتیں ہوئیں۔ اور جب اُن کی سمجھ میں آگیا تو کہہ دیا آپ جائیے وعظ مناظرہ جو چاہے یکجئے مگر فساد نہ ہونے پائے۔

اب حضرات علماء وہاں سے پھر مسجد چنارواڑہ پر پہنچے۔ مسجد میں داخل ہونا چاہا تو بعض صاحبان وہاں کی طرف سے آئے اور نہایت شریفانہ انداز سے فرمایا یہاں نہ اُترو۔ متولی کی اجازت نہیں۔ بہت کچھ کہا گیا مگر ان حضرات کو علماء کا داخل ہونا کسی طرح منظور نہ ہوا۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ یہ مسجد نہیں بلکہ ہمارا گھر ہے۔ بغیر ہماری اجازت کے تم اندر نہیں گھس سکتے ہو۔ اس کی وجہ تھی کہ در بھنگی اور کا کو روی صاحبان کو سنا گیا کہ مناظرہ کے تاریئے گئے مگر جب اُنہیں معلوم ہوا کہ خدام آستانہ عالیہ رضویہ سے مقابلہ کرنا پڑے گا تو دونوں نے سامنے آنے سے صاف انکار کر دیا۔ مجبوراً حضرات علماء والپس ہوئے اور حضرات تنقیت تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آستانے کے قریب مسجد نایت واڑہ میں آ کر بیٹھے۔ اور اپنے نُسُتی بھائیوں کو صبر و سکون کی تلقین فرمائی۔ اور اپنے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تمام حاضرین اہل سُنّت نے کھڑے ہو کر دست بستہ صلاۃ وسلم عرض کیا۔

یہاں تو یہ حال تھا اور دھرمنا گیا کہ بعض دولتمندوں نے راندیر کے دیوبندی مولویوں سے یہ کہا کہ اگر تم نے مناظرہ نہ کیا تو ہم دیوبند کا چندہ بند کر دیں گے۔ مجبوراً حضرات دیوبندیہ مسجد نایت واڑہ میں آپنے چھے۔ اُس وقت کی گفتگو کا شریفانہ انداز تو کچھ انھیں سے پوچھئے جو وہاں موجود تھے۔ دیوبندی تہذیب اپنی انوکھی نزاںی بانکی ترچھی اور میں دکھاری ہی تھی۔ ایک صاحب اُچھل کر اپنی ٹوپی پھینک دیتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب کو دکر اپنا عمامہ اچھال دیتے ہیں، کوئی مولوی صاحب سر برہنہ ہو کر چیخ پڑتے ہیں، کوئی صاحب گھبرا کر چلا اٹھتے ہیں۔ مگر سینیوں نے تخلی سے کام لیا۔ حضرت شیر بشیر شریعت و حضرت واعظ اسلام نے اپنے بھائیوں کو ترکی بڑی جواب دینے سے باز رکھا۔ اس خاص انداز گفتگو سے وہابیہ کا مقصد بھرا اس کے اور کیا تھا کہ فتنہ و فساد برپا ہوا اور مناظرہ کی آفت سر سے ٹلے۔ بار بار یہ تقاضا تھا کہ ہمارے مولوی مناظرہ کے لئے کسی وجہ سے نہ آسکے مناظرہ آپ ہمارے ساتھ کر لیں۔ ادھر سے کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ نہیں کرتے آپ اپنے تحریر کردہ مناظرین کو بُلا یئے اور مناظرہ اُن سے کرائیے۔ مولوی محمد حسین علیہ صاحب نے کہا اگر ۵۰ راجمادی الآخری ۱۳۴۷ھ تک آپ ٹھہریں تو انھیں کے ساتھ کر لیں۔ حضرت علیہ مسلمانو ای وہی مولوی محمد حسین صاحب ہیں جو مختلف مقامات اور گاؤں میں مدرسے کھول کر مسلمانوں کے (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

واعظ اسلام مولینا غلام رسول صاحب نے فرمایا ہم ۱۵ اتک ٹھہر جائیں گے۔ آپ ایڈیٹر "المجم" اور دھنکی صاحب کو بُلا لجھے۔ مناظرہ ہم انھیں کے ساتھ کریں گے۔ راندیری جی نے پھر پلاکھا کر فرمایا نہیں پندرہ تاریخ کو چھوڑ دیئے۔ مناظرہ ہمارے ہی ساتھ کر لجھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے بڑے بڑے چوٹی کے مناظر شیراز ہیشہ سُنّت کے مقابل آنے اور اپنے اذناب کی مشکل کھونے سے مجبور ہیں۔ راندیری کے وہابی موالیوں کی طرف سے اصرار ہوا کہ تحریری مناظرہ نہ ہو صرف تقریری ہو اس لئے کہ انھیں معلوم تھا کہ مناظرہ میں حق پر باطل کبھی غالب نہیں آ سکتا یقیناً انھیں شکست ہو گی۔ اگر مناظرہ تحریری ہو گا تو جانین کی سختی تحریریں پیلک کے سامنے پیش ہوں گی۔ اور وہابیوں کا بخزو فرار اُس وقت تک پیش نظر ہے گا جب تک وہ تحریریں باقی رہیں گی۔ اور جس طرح اب وہابیہ اخباروں اشتہاروں میں اچھل کو درہ ہے ہیں اس کا موقع نہ رہے گا۔ دنیا دیکھ لے گی کہ وہابیہ دیوبندیہ اپنا اور اپنے بڑوں کا کفر نہیں اٹھا سکے۔ پھر یہ بھی کہا گیا کہ مناظرہ جلسہ عام میں نہ ہو بلکہ سوسادمی جانین کے ہوں اور خود وہابیوں کے مدرسہ محمدیہ واقع مورا بھاگل راندیری میں مناظرہ ہو۔ تقصود یہ تھا کہ نہ علمائے اہل سُنّت ان الغود بے ہودہ شرطوں کو منظور کریں گے نہ مناظرہ ہو گا۔ جاہلوں کو سمجھا لیں گے کہ ہم مناظرہ کے لئے تیار تھے علمائے اہل سُنّت نے منظور ہی نہ کیا۔ مگر حضرت شیریشہ سُنّت مولینا مولوی حشمت علی خان صاحب نے واملی لہم ان کیدی متین پر بھروسہ کر کے ساری شرطیں ان کی منظور فرمائیں۔ اور شنبہ ۹ رب جادی الآخری ۱۴۲۲ھ کو دن بھے مناظرہ شروع ہوا۔

حضرت شیریشہ سُنّت مولینا حشمت علی خان صاحب کے ہمراہ حضرات واعظ اسلام مولینا مولوی غلام رسول صاحب مبلغ آستانہ عالیہ رضویہ اور حضرت مولینا مولوی محمد یوسف صاحب فقیہہ قادری چشتی اشرفی خطیب جامع مسجد بھیڑی اور حضرت مولینا مولوی حافظ محمد عبدالجید صاحب دہلوی اور حضرت مولینا مولوی سید غیاث الدین صاحب اور جناب مولینا مولوی سید احمد علی صاحب سارسوی اور جناب مولینا مولوی غلام احمد صاحب کشمیری تھے۔

حضرت شیریشہ سُنّت مولینا حشمت علی خان صاحب نے اپنا دعویٰ کہ دیوبندی مولوی کافر ہیں۔ اس طرح ثابت فرمایا کہ:

(۱) اثرعلیٰ تھانوی نے حفظ الایمان صفحہ ۷ روا ۸ پر لکھا:

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید حیجح ہو تو دریافت طلب یا مرہ ہے کہ اس غیب سے مرا بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر و پلکہ ہر صبی و مجnoon بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان مطبع مجتبائی مصنفہ اثرعلیٰ تھانوی صفحہ ۷ روا ۸)

(باقی حاشیہ صفحہ گزشتہ کا) بچوں کو وہابی دیوبندی بنارہ ہے ہیں۔ وہابیوں کی کتاب تعلیم الاسلام وہشتی زیور کی اشاعت میں سرگرم ہیں اشاعتِ اسلام کے بہانے سے مسلمانوں سے چندہ وصول کرتے اور ناواقف مسلمانوں اور ان کے بچوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ سُنیو! ہوشیار! دیکھو وہابیہ تمہاری سُنّت کی تاک میں ہیں۔ مسلمانو! اخبار دیکھو دیوبندیہ تھاری مسلمانی پر منہج مار کر تھیں وہابی بنانا چاہتے ہیں و ماعلینا الالبلغ۔

دیکھئے تھانوی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں کل علم غیب اور بعض علم غیب۔ کل علم غیب تو خود ہی حضور اقدس ﷺ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عقلاً و نقلًا باطل مانا۔ اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نہ رہا مگر بعض علم غیب تو اس کو کہتے ہیں کہ ایسا علم غیب تو ہرچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چوپاؤں کے لئے بھی حاصل ہے۔ یہ یقیناً حضور کی تو ہیں ہے۔ اور حضور کی تو ہیں کرنے والا یقیناً کافر ہے۔

(۲) رسالہ "الاماد" تھانہ بھون صفر ۳۲ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا ہے۔ کہ ایک شخص خواب میں لا الہ الا الله اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے بیدار ہو کر درود پڑھتا ہے۔ اللهم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے تھانوی صاحب اسے توبہ و تجدید اسلام کا حکم نہیں دیتے بلکہ اس پر راضی رہتے ہیں اور جواب لکھتے ہیں:

”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بجوانہ تعالیٰ مُبِّنَع سُدَّت ہے۔“

غیر بنی کوئی کہنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں کافر ہیں۔

(۳) رسالہ الاماد صفر ۳۵ھ میں ہے:

”ایک ذاکر صالح کو مکشف ہوا کہ احققر کے گھر حضرت عائشہؓ نے والی ہیں میراڑا ہن معاً سی طرف منتقل ہوا (کمسن بیوی ملے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور نے حضرت عائشہؓ سے زکاح کیا حضور سن شریف پچھا سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔“

ملاحظہ ہو کشف میں اُمُّ الْمُؤْمِنِين رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تشریف لانا گڑھا اور تعبیر یہ دی کہ کمسن بیوی ملے گی یہ کھلی تو ہیں ہے۔ وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں ان کے ناقہ مبارک کے پاؤں کے نیچے کے غبار پر ہماری ماں کی عزتیں آبروئیں صدقے ہوں۔ کوئی بھنگی سا بھنگی چمار سا چمار ذیل ساز ذیل رذیل سارذیل بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھ کر بیوی ملنے سے تعبیر نہ دے گا۔

(۴) انہٹی و گلگو ہی صاحبان نے برائیں قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھا:

”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یوں کہنا کہ دیوبندی مولویوں سے مل کر اردو زبان آگئی حضور کی کھلی تو ہیں اور کھلا کافر ہے۔

(۵) برائیں قاطعہ صفحہ ۱۵ پر خلیل احمد انہٹی ورشید احمد گلگو ہی لکھتے ہیں:

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

ملاحظہ ہو شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم غیب نص سے یعنی قرآن عظیم وحدیث کریم سے ثابت مانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله وسالم کے لئے مانے کو شرک بتایا۔ یہ کھلی تو ہیں اور قطعی کفر ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب راندیر کے وہابیوں کی طرف سے مناظر تھے۔ اور ان کی مد پر مولوی مہدی حسن صاحب مولوی محمد ابی یم صاحب مولوی عزیز گل صاحب وغیرہ تھے۔ بجائے اس کے کہ اپنے پیشواؤں سے کفر کو اٹھاتے اُلٹے سوالات شروع کر دیئے کہ کافر کی کیا تعریف ہے؟ ضروریاتِ دین کسے کہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت شیر بیشہ سُنّۃ نے اُن کا ایک مختصر اور فیصلہ کرن جواب دے دیا۔ کہ ان سوالات کے جوابات آپ کے نزدیک ہیں وہی ہمیں بھی مسلم ہیں۔ ان میں وقت ضائع نہ کیجئے۔ اپنے بڑوں سے کفر اٹھائیے۔ راندیری صاحب نے شرح موافق کی عبارت بہت چک کر پیش کروائی اور کہا جو مضمون ”حفظ الایمان“ میں ہے وہی شرح موافق میں ہے۔ پھر شارح کو بھی کافر کہئے۔ حضرت شیر بیشہ سُنّۃ نے فرمایا کہ آگے اور پیچھے پڑھئے۔ کما اقرار تم بہ اور حیث جوز تموہ یعنی فلاسفہ پر اعتراض ہے کہ تم کہتے ہو کہ بیماروں اور سوئے والوں اور یا پست کرنے والوں کو بھی غیب کا علم ہو جاتا ہے تو تمہارے مذہب پر ”علم غیب“ نبی اور غیر نبی سب کو ہوتا ہے۔ یہ شارح موافق کا مذہب نہیں بلکہ فلاسفہ کا قول ہے شارح موافق اُس کا رد فرمائی ہے ہیں بخلاف حفظ الایمان کے کہ اُس میں خود اپنی طرف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آله وسلم کے علم غیب کو پالگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہہ دی تو تھانوی صاحب کافر ہیں۔ اور شارح موافق مسلمان ہیں۔ پھر حضرت شیر بیشہ سُنّۃ نے علمائے حریم کا متفقہ فتویٰ حسام الحرمین شریف پیش کیا کہ تمام علمائے حریم طیبین نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ تھانوی کافر اور جو اُس کے کفر پر آگاہ ہو کر اُسے کافرنہ کہے وہ بھی کافر۔

اُس کے جواب میں راندیری جی نے ”المہند“ پیش کی اور کہا کہ اس میں بھی علمائے حریم شریفین کی چچاس مُہریں ہیں علمائے مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ نے دیوبندیوں کو باخصوص تھانوی صاحب کو مسلمان لکھا ہے۔

حضرت شیر بیشہ سُنّۃ نے فرمایا کہ ”المہند“ میں کل پانچ مہریں حریم شریفین کی ہیں باقی ساری مہریں علماء بر زنجی کے رسالہ پر تھیں اُس پر سے انہی صاحب نے ”المہند“ پر اُتار لیں۔ باقی سب مصروف دیوبند وغیرہ کے وہابیوں کی مہریں ہیں۔ پھر ان پانچ میں حضرت مفتی ماکیہ اور ان کے بھائی صاحب کی نسبت خود اقرار ہے کہ ان حضرات نے اپنی تقریظیں واپس لے لیں۔ اور نقل دونوں کی ”المہند“ میں موجود ہے۔ جب ان دونوں حضرات پر انہی صاحب کی فریب کاری کھل گئی تو انہوں نے اپنی تصدیق واپس لے لی اور ”المہند“ کو قابل تصدیق نہ جانا۔ پھر ان کی مُہر نقل کر لانا اور واپسی کا اقرار چھاپ دینا وہی مضمون ہے کہ: ع ”چد لا ورس تُر زدے کہ بکف چرا غدار“

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ”المہند“ ایک جعلی جھوٹی بناؤٹی فرنٹی مصنوعی کتاب ہے۔ اُس میں اصلی عبارتیں عہ یعنی مناظر تو وہابیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب تھے مگر عبارت شرح موافق مولوی مہدی حسن صاحب سے پڑھوائی۔

دیوبندیوں کی نہیں لکھیں۔ ملاحظہ ہو ”امہنڈ“ میں تھانوی کا کلام یوں نقل کیا:

”پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اُسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ خود اسا ہو زید و عمر و بلکہ ہر بچا اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔“

”حفظ الایمان“ کی اصل عبارت آپ کے پیش نظر ہے بتائیے یہ جعلی عبارت اُس میں کہاں ہے؟ اگر انہیں جی کو اصل عبارت میں کوئی کفر کرنی تو ہیں نظر نہیں آتی تھی تو، ہی اصل عبارت کیوں نہیں پیش کی؟ دوسرا عبارت کیوں گرفتھی؟ مگر معلوم ہوا کہ اُن کی اصل ہی میں خطأ تھی دیوبندی حضرات بھی اُسے کفر و توہین جانتے تھے۔ اسی وجہ سے اصل عبارت نہیں پیش کی ورنہ اسی بات پر فصلہ ہے۔ اگر آپ ”امہنڈ“ کی عبارت ”حفظ الایمان“ میں دکھاویں تو آپ جیتے میں ہارا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کو خوف اور یقین تھا کہ اگر اصل عبارت ”حفظ الایمان“ پیش کردی جائے گی تو اُس میں ضرور توہین و کفر ہے۔ پھر کہ معلمہ اور مدینہ طلبہ سے قسمت کا لکھا کفر کا تمغہ مل جائے گا۔ ورنہ اس عبارت بدلنے کی کوئی معقول وجہ پیش کی جائے۔ اب تو راندیری جی بغلیں جھانکنے لگے۔ یہ مطالبة اخیر تک دیوبندیوں وہاںیوں پر قائم رہا اور وہ اُسے ہاتھ نہ لگا سکے۔ اور نہ اب کوئی وہابی دیوبندی ”امہنڈ“ میں حفظ الایمان کی عبارت دکھا سکتا ہے۔

حضرت شیر بشیہ سُنّۃ نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا اگر حفظ الایمان کی عبارت میں کوئی توہین نہیں تو آپ تھانوی جی کیلئے بھی ایسا ہی لکھ دیجئے کہ ”مولوی اشتراعی کو کل علم توہین بعض علم ہے تو اس میں اُن کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو گدھے، کُتے، اُلو، سوَر، بچیں، بیل کے لئے بھی حاصل ہے۔“ یہ مطالبة بھی راندیری جی پر اخیر تک قائم رہا۔ راندیری جی نے حفظ الایمان کے گھاؤ میں بتی رکھوانے کے لئے ”بسط البدناں“ تھانوی جی کی کھوی۔ اور اُس کی طویل عبارت سننا کر بولے:

”ایسا کا لفظ ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں آتا اگر تشبیہ کے لئے بھی ہو تو من کل الوجوه نہیں بلکہ من بعض الوجوه۔“
 حضرت شیر بشیہ سُنّۃ نے فرمایا مولوی صاحب اگر میں آپ کو کہوں کہ آپ کی صورت کی کیا تخصیص ہے ایسی تو گدھے کی بھی ہے، آپ کی ناک کی کیا خصوصیت ہے ایسی ناک تو سوئ کی بھی ہے اور ایسی ناک کُتے کی بھی ہے۔ آپ بُرانہ مانئے میں بسط البدناں کی طرح کہہ دوں گا کہ ”ایسی“ کا لفظ ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں آتا اگر تشبیہ بھی ہو تو من کل الوجوه نہیں بلکہ من بعض الوجوه۔ سوئ کُتے گدھے کی ناک اور صورت بھی خدا کی مخلوق ہے۔ اور آپ کی ناک اور صورت بھی خدا ہی کی مخلوق ہے وہ بھی گوشت پوست کی بنی ہوئی ہے اور آپ کی بھی گوشت پوست سے بنی ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ وجہ مشاہد چند ہیں۔ اگر آپ کو یہ بُرالگہ ثبوت ہو جائے گا۔ کہ حفظ الایمان میں ضرور توہین ہے۔ اُس پر دیوبندی مولوی چیخ پڑے کہ یہ گالیاں ہیں یہ ہماری توہین ہے۔ حضرت شیر بشیہ سُنّۃ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ الحمد للہ فیصلہ ہو گیا جب ایک عبارت آپ جیسے مولویوں

کی شان میں توہین ہے تو دیسی عبارت حفظ الایمان میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین ہے۔ یہ سن کر اندری یہی جی سست پڑا گئے اور کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ اور نہ اب کوئی دیوبندی اس کا جواب لاسکتا ہے۔

راندیری جی نے بھتیری کوشش کی مگر تھانوی جی کا فرنہ اٹھا سکے جوبات کہی اُس کا دندان شکن جواب فوراً دے دیا گیا تو گھبرا کر پھر بسط البنان تھانوی جی کی لے کر یہ مضمون پڑھا کر تھانوی جی نے فرمایا ہے یہ خبیث مضمون میں نے کسی کتاب میں نہیں لکھا جو شخص صراحتاً اشارہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علم غیب کو جانوروں کی طرح بتائے وہ کافر ہے۔

حضرت شیری بشیہ سُنّۃ نے فرمایا حفظ الایمان چھپی ہوئی نہیں چھپی ہوئی موجود ہے دیکھ لیجئے اس میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے کل علم غیب کا انکار کیا ہے۔ اب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے بعض ہی علم غیب رہ گیا اسی کو منہ بھر کر کہہ دیا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ پھر بسط البنان میں انکار کرنا اور ایسا کہنے والے کو فرکہ نہ تقیہ نہیں تو اور کیا ہے۔ بلکہ یہ تو خود اپنے اوپر کفر کا فتوی دینا ہوا۔ حفظ الایمان میں دنیادیکھ رہی ہے کہ تھانوی جی نے یہ مضمون لکھا اور بسط البنان میں ایسا کہنے والے کو فرکہ تو تھانوی جی اپنے منہ آپ کافر ہو گئے۔ راندیری جی اس کے جواب میں بھی دم سادھ گئے۔

حضرت شیری بشیہ سُنّۃ نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ ”ایسا علم غیب جانوروں کو بھی حاصل ہے“ یہ مضمون حفظ الایمان میں موجود ہے کیا آپ کسی آیت یا حدیث یا کسی دلیل شرعی سے ثابت کر سکتے ہیں کہ گدھے کو بھی علم غیب ہے اور بھینس کو بھی علم غیب ہے اور سُکتے کو بھی اور سُورہ کو بھی؟ یہ مطالبہ بھی اخیر تک راندیری جی پر قائم رہا اور اب بھی کوئی دہابی دیوبندی جانوروں کے لئے کسی دلیل شرعی سے علم غیب ثابت نہیں کر سکتا۔

رسالہ ”الامداد“ صفحہ ۳۳۴ میں کلمہ اشرفتی رسول اللہ پڑھوانے کو سلی بخش بتانے کی راندیری جی نے یہ تاویل کی کہ وہ خواب کا معاملہ ہے بے اختیاری کا واقعہ ہے۔ حضرت شیری بشیہ سُنّۃ نے فرمایا کیا اگر کوئی شخص تھانوی جی کو دن بھر گالیاں دیتا رہے اور شام کو کہہ دے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی میں تو آپ کی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر زبان میرا کہنا نہیں مانتی تھی آپ کو گالیاں ہی دیئے جاتی تھیں کیا اُس کا یہ عذر تھانوی جی کو مقبول ہوگا؟ وہ تو دن بھر اشرفتی کو جاگتے ہوئے ہوش و حواس کے ساتھ بھی جپے اور اُس کا کلمہ پڑھے اور آپ کے نزدیک خواب و بے اختیاری کا واقعہ ہے؟ راندیری جی اس کے جواب میں دم بخود ہو گئے۔

راندیری جی نے ایک صاحب کا واقعہ حدیث سے بیان کیا کہ جب اُن کا اونٹ مل گیا تو خوشی میں بے اختیار ہو کر اُن کے نہ سے نکلا کامے خدا تو میرا بندہ میں تیرا خدا۔

حضرت شیری بشیہ سُنّۃ نے فرمایا بے اختیاری میں زبان سے ایک دو جملے مختصر نکل سکتے ہیں نہ کہ دن بھر کوئی کفر بکتا رہے اور اتنا ہوش بھی ہو کہ اُس کفر کو کفر ہی جانتا ہو اور شام کو کہہ دے میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ کوئی ایسا واقعہ جہاں میں بتائیے کیا کہیں ایسا ہوا ہے یا ہو سکتا ہے؟ راندیری جی اس کے جواب سے بھی عاجز رہے۔ راندیری جی نے فرار کی گلیاں اپنی

بند پا کر گھبراہٹ میں کہہ دیا اگر کافر ہوا تو وہ جس نے لا الہ الا اللہ اش فعلی رسول اللہ اور اللہم صلی علی سیدنا ونبینا و مولانا اشر فعلی پڑھا۔ اس میں تھانوی صاحب کا کیا کافر ہے؟ حضرت شیر بیشہ سُنّت نے بہشتی زیور تھانوی جی کی کھول کر دکھا دیا کہ حصہ اولیٰ میں لکھا جو کفر پر راضی رہے کفر کو پسند کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب اس شخص کا کافر آپ کو مسلم ہے اور تھانوی جی اُسے پسند کر کے تسلی بخش بتا رہے ہیں تو بہشتی زیور حصہ اول کی رو سے آپ کو تھانوی جی کا کافر ہونا بھی ماننا پڑے گا۔

راندیری جی اس کے جواب میں بھی مبہوت رہ گئے۔ درمیان مناظرہ میں بار بار گھبرا گھبر اکرم مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے صدر کہنے لگتے تھے کہ کفر و اسلام کی بحث کو چھوڑو، علم غیب پر مناظرہ کرو۔ مگر اہل سُنّت کے مناظر حضرت شیر بیشہ سُنّت نے راندیری جی کو اپنے آگے سے بھاگنے نہ دیا۔ اور ان کی دھکتی رگ پر باب نشرت لگاتے رہے جس سے آخر وہ گھبرا کر پریشان ہو گئے۔ جہاں عوام و ہایہ قتنہ و فساد پر آمادہ ہو گئے کہ اپنے ملویوں کی نہایت بدترین ذلت و رُسوائی کی شرمناک شکست کو فساد کے پردے میں چھپا دیں۔ مسموع ہوا کہ اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا تھا۔ یہ اپنائی درجہ کی عاجزی و مجبوری اور بے شری دیکھ کر انھیں صاحبوں کے صدر صاحب نے مناظرہ ختم کر دیا۔ الغرض تقریباً چار گھنٹے مناظرہ جاری رہا۔

حضرت شیر بیشہ سُنّت کے پانچ اعتراضات قاہرہ تھے جو آپ ملاحظہ فرمائے۔ راندیری جی نے دو پر تو کچھ ریز بھی کی۔ اور تین کو با تھنہ لگایا۔ وہ تینوں ان پر آخری تک قائم رہے۔ اور اب تک ہیں اور ہمیشہ وہ تینوں ان پر سوار رہیں گے۔ دو اعتراضوں کے جواب میں جو نہ بوئی حرکات دکھائیں اُن کی تاہر ناز برداریاں برابر ہوتی رہیں۔

ایک بات خاص راندیری جی کی ہمارے ذکر کے قابل ہے۔ کہ ۱۲ ربیع سے دو بجے تک دو گھنٹے کھانا کھانے نماز پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ راندیری کے دیوبندی صاحبوں نے دونوں گھنٹے حدیشوں سے وہ باتیں ڈھونڈنے میں صرف کر دیئے جن سے اپنے دھرم کے موافق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی تو ہیں مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ناپاک الزام لگادیں۔ والیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں اللہ انصاف و ہایہوں دیوبندیوں پر حضور مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی توہین کا الزام قائم ہے۔ راندیری وہایہوں کے دلوں میں اگر ذرہ برا بر ایمان ہوتا تو فوراً حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قدموں پر سر جھکا دیتے ہیں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے۔ تھانوی کا دامن چھوڑ کے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا دامن قمام لیتے مگر انھوں نے تو بُر کرنے کے

عہ حالانکہ شر اعظم مناظرہ جن کی منتظری پر مولوی محمد حسین صاحب راندیری اور حضرت شیر بیشہ سُنّت دونوں کے دستخط ہوئے اُن میں پہلی شرط یہ ہے موضوع مناظرہ یہ ہوگا کہ علمائے دیوبند کے کفر اور عدم کفر پر گفتگو ہوگی۔ علمائے دیوبند کے کفر کے مدعا علمائے بریلی ہوں گے مدعا علیہ علمائے دیوبند ہی ہوئے اسی سے ثابت ہے کہ راندیری جی کے تمام سوالات موضوع مناظرہ سے خارج اور محض مہلات اور خرافات تھے جن کا جواب دینا شر اعظم مناظرہ کے خلاف تھا۔ اسی طرح اگر راندیری جی اپنا مسلمان ہونا ثابت کرادیتے اور اپنا اور اپنے بڑوں کا کفر اٹھادیتے تو علم غیب اور دوسرا مسئللوں پر بحث کرنے کا حق ہوتا۔ ۱۲

بدلے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تھانوی نے حضور کی توہین کی تو کیا ہوا دیکھو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ والعیاذ بالله تعالیٰ۔ اس سے بڑھ کر سعادت مند بیٹا کون ہو گا جس پرشراب پینے کا الزام ہو وہ توبہ تونہ کرے بلکہ یوں کہے میں تو شراب ہی پینتا ہوں میرا باپ تو ننگا ہو کر ناچتا تھا اور پھر یہ بھی وہ محض جھوٹ بولے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

راندیری بی جی نے بخاری شریف سے صلح حدیبیہ کی حدیث پڑھ کر کہا حضرت عمر فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرور العالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی صلح کر لی جس سے ناک کٹ گئی۔ حضرت شیربیشہ سُنّت نے پوچھا انک کٹ گئی یہ کون سے لفظ کا ترجمہ ہے؟ راندیری بی جی نے بکمال حیاداری کہہ دیا کہ یہ تو میں نے اپنی طرف سے اپنے محاورے میں کہہ دیا تھا۔ پھر بخاری شریف سے حدیث قرطاس پڑھی اور اہجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ کر دیا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی توہین نے ہدیان بکا۔

لعن اللہ تعالیٰ قائلہا و قابلہا سائر الدھر۔

حضرت شیربیشہ سُنّت نے فرمایا جھوٹ ہے یہ ترجمہ ہرگز نہیں ہے وہابی کو ہربات میں توہین ہی نظر آتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے جدائی اختیار فرمائی ہے یعنی حضور کی مدد اور رحمت توہروقت ہمارے ساتھ ہے ہم گمراہ نہ ہوں گے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوکسی کو خلیفہ و امام نہ بنائیں گے پھر سر کار کوایے وقت تکلیف دینا مناسب نہیں۔ راضی آپ سے بہت خوش ہوں گے وہ بھی اسی حدیث کو پیش کر کے یہی ملعون ترجمہ کرتے ہیں اور معاذ اللہ آپ ہی کی طرح سے حضرت سیدنا عمر فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر توہین مُصْطَفَیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ناپاک الزام دھرتے ہیں۔ مگر آپ میں اور راضیوں میں فرق ہے۔ ملعون رواضی اس حدیث کا یہ ناپاک ترجمہ کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کو جائز نہیں کہتے بلکہ توہین کو کفر ہی جانتے ہیں اور اسی بناء پر معاذ اللہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہتے ہیں۔ اور آپ اس حدیث کا یہ خبیث ترجمہ کر کے معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کو جائز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ راندیری بی جی شرمندہ توہوئے اپنے اشتہار میں اس حدیث کا نام نہ لیا مگر توہبہ کی توفیق نہ ہوئی، نہ ہو۔

راندیری بی جی نے بخاری شریف کی یہ حدیث پیش کی کہ عبد اللہ بن ابی ابن سلوں منافق کے جنازہ پر جب حضور نے نماز پڑھنی چاہی اخذ بذبوبہ کا ترجمہ راندیری بی جی نے یہ گڑھا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کپڑا کپڑا کھینچ لیا۔ حضرت شیربیشہ سُنّت نے فرمایا اخذ بذبوبہ کا ترجمہ تو یہ ہے کہ حضور کا دمن یا کپڑا کپڑا لیا یہی پھر ان کا دم نہ پکڑیں تو کس کا دم خامیں حضور ہی کا دم کرم تو سارے جہاں کے ہاتھ میں ہے پکڑ کر کھینچ لیا یہی کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ راندیری بی جی نے بکمال غیرت صاف کہہ دیا کہ یہ میں نے اپنی زبان میں کہہ دیا تھا۔ راندیری بی جی نے بخاری شریف کتاب الشہادات سے حدیث

اُنک پیش کی اور اُم المؤمنین سید تابعائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر یہ تہمت دھردی کہ فرمایا میں حضور کی تعظیم کے لئے نہ کھڑی ہوں گی نہ حضور کی تعریف کروں گی۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف لائے اور اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت سنائی کہ احمدی اللہ فقد براء ک الله اللہ کی تعریف کرو کہ اُس نے تمہاری برأت نازل فرمادی والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کھڑی ہو۔ اُم المؤمنین نے جواب دیا میں ابھی کھڑی نہ ہوں گی بلکہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گی یعنی میں پہلے سر کار کا حکم کہ خدا کی حمد کرو یہ بجا لاؤں گی۔

بات یہ ہے کہ اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور محبوب رب الحلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوب ہیں یہ بھی ایک نازم حبوبیت تھا۔ اب جو شخص اس حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا جائز ثابت کرے اُس سے بڑھ کر کافر کوں؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

پھر ایمان والے جانتے اور مانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تعظیم حضور کی مدح و تعظیم نہیں بلکہ در حقیقت اُن کے رب جل جلالہ کی حمد و تعظیم ہے۔ قرآن پاک فرماتا ہے وَمَارَمَيْتُ اذْرَمَيْتُ وَلَكِنَ اللَّهُ رَمَى إِلَيْهِ مَحْبُوبَ تَمَنَّ نَكْرِيَانِ نَهْيِنْ پَھْنِيَسْ جَبْ تَمَنَّ نَكْرِيَانِ پَھْنِيَسْ لَيْكَنَ اللَّهُ نَكْرِيَانِ پَھْنِيَسْ۔ یعنی حضور علیہ وسلم کی آله الصلاۃ والسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کے مظہر اتم و نائب اکبر و خلیفہ اعظم ہیں۔ حضور کی حمد و تعظیم اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی حمد و تعظیم ہے تو حضرت اُم المؤمنین سید تابعائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد کا صاف مطلب یہ ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تعظیم کر کے حضور کی مدح و تعظیم نہ کروں گی بلکہ در حقیقت اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی حمد و تعظیم کروں گی۔ مگر وہا بیہ دیوبندی کو تعظیم رسول کیا سو جھے۔ ولا حoul ولا قوۃ الا باللہ۔

مسلمانوں مسلمانوں اے پیارے مُضطَفَے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر قربانو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو ساری امت سے افضل و اعلیٰ ہیں بلکہ با جماعت امت قیامت تک کے سارے اولیاء شہداء غوث قطب ابدال مل کر بھی کسی ایسے صحابی کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے اپنی ساری عمر کفر و شرک میں گزاری ہوا و صرف ایک نظر محبوب کبریا محمد مُضطَفَے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال پاک کو ایمان کے ساتھ دیکھا ہوا و پھر ایمان کے ساتھ دنیا سے تشریف لے گئے ہوں۔ افسوس افسوس تھانوی جی کا کفر بنانے کے لئے صحابی نہ صرف صحابی بلکہ بعد ابوکبر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سارے صحابہ کرام سے افضل صحابی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھی کیسا منہ کھول کر معاذ اللہ کفر کا ہبتان باندھا جارہا ہے۔ سوچو سوچو سنبھلو سنبھلو کیھو تھانوی کی محبت اس قدر ان پر غالب ہے کہ اُس کے پیچھے فاروق اعظم و اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پڑھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کا افزاج ٹاجر ہا ہے یعنی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و عزت کو گالی دی تو کیا برا ہوا مکیو اُم المؤمنین و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانوں اب تم خود ہی دیکھ لو یہ ہے راندیر کے دیوبندی مولویوں کا ایمان، یہ ہے ان کا دھرم۔ آہ اے گستاخ! ان گستاخیوں کا مزہ قیامت کے دن چکھو گے فاروق و صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کفر کا ملعون بہتان باندھنے کا بدلہ پاؤ گے۔ تھانوی کی دوم پکڑنے کی حقیقت دیکھو گے۔ اس وقت تو ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ تم کو جہنم کے دردناک عذاب کی بشارت ہے، لعنتِ الہی تم جیسوں کی تاک میں ہے۔ تھانوی سے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَسَلَّمَ کی توبین دیکھ کر اُسے نہیں چھوڑتے اس مذہب سے تو نہیں کرتے بلکہ اُس ملعون کفر کو فاروق اعظم و صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچاتے ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہو گا؟ ارے ذرا تو شرم کرو کچھ تو حیا سے کام لو کہاں تھانوی اور کجا صدیقہ و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عالی سر کار؟ ولا حول ولا قوّۃ الا باللہ۔

حضرت شیر بشیہ سُنّت نے ایک محض جواب یہ فرمایا تھا کہ ان احادیث میں معاذ اللہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَسَلَّمَ کی توبین آپ کے نزدیک ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو صاف اقرار کیجئے کہ آپ کے دھرم میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی معاذ اللہ حضور پر نو صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَسَلَّمَ کی توبین کی اور اگر ان احادیث میں توبین نہیں جیسا کہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے تو اس سے حفظ الایمان کی عبارت کا توبین نہ ہونا کیونکہ ثابت ہوا؟ راندیری جی۔ اس کے جواب میں بھی گنگ رہے۔ والحمد لله رب العلمین۔

جب مناظرہ اس طرح ختم ہوا تو حضرت شیر بشیہ سُنّت اور حضرت واعظ اسلام اور دوسرے علمائے اہل سُنّت ہزاروں سینیوں کے مجمع کے ساتھ یا رسول اللہ یاغوث یا علی مشکلشَا اللہ اکبر کے نعروں میں ان کے مدرسہ محمدیہ سے مظفر و منصور اللہ عزوجل اور اُس کے عجیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَسَلَّمَ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت و حفاظت و رحمت کے سامنے میں واپس تشریف لائے اور حضرات تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات طیبہ کے حضور حاضر ہو کر تمام حضرات اہل سُنّت نے دست بستہ کھڑے ہو کر سر کار مدنیہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیْہِ وَسَلَّمَ کے دربار میں صلاۃ وسلم عرض کیا۔ اور بخیر و خوبی سورت تشریف لائے۔

اس مناظرہ سے بہت لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند طالب علم صاحبوں نے جو دیوبندیوں کے مدرسہ راندیر میں پڑھتے تھے اس مدرسہ سے اپنے اپنے نام خارج کر لئے۔ کی حضرات نے مذہب وہاں سے رجوع کیا۔ ایک صاحب جو تھانوی کے مرید سے بیعت تھے انہوں نے وہ بیعت توڑ دی اور حضرت شیر بشیہ سُنّت کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں داخل ہو گئے۔ وللہ الحمد۔ اگرچہ مناظرہ میں صرف وہی سو حضرات تھے جن کے پاس ملکت تھے مگر تھی بھائیوں کا انبوہ کثیر مقام مناظرہ سے باہر مناظرہ نہ سننے کے اشتیاق میں کان لگائے کھڑا تھا۔ اور تقریروں کی آواز جو باہر جاتی تھی اُسی سے حظ اُٹھا رہا تھا۔

آب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے امید ہے کہ کچھ دنوں تک اگر راندیر کے وہابیوں دیوبندیوں کو حیا و غیرت و شرم

ہوگی تو سرنہ اٹھائیں گے۔ اور یہ مناظرہ راندیر کی تاریخ میں اشار اللہ تعالیٰ ایک مبارک یادگار رہے گا جسے یاد کر کے ہروہابی دیوبندی کے حق میں خار رہے گا۔ اور اسے دیکھ کر ہر بخاری ذلیل و خوار رہے گا۔ وہابیہ راندیر ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ راندیر کی ساری شیئیں بوہروں کی جماعت دیوبندی عقائد کی معتقد ہے مگر ان واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ سُنّتی بوہرہ کہلانے والی جماعت میں چند ایسے لوگ ہیں جو وہابی دیوبندی ہو گئے ہیں۔ ورنہ راندیر ہی کے اکثر سُنّتی حضرات بوہرہابی نہیں وہابیوں کا یہ جھوٹ بھی کھل گیا۔ یہ مقدس جامعہ رضویہ دارالعلوم منظراً اسلام اہل سُنّت و جماعت بریلی شریف کی بے شمار برکات میں سے ایک برکت جلیلہ ہے۔ مولیٰ عزوجل اس مقدس جامعہ رضویہ کو دن دونی رات چونی ترقی عطا فرمائے۔ اس سے باہترین حامیاں دین و سُنّت پیدا فرمائے اس کے طلباء کو شیران بیشہ سُنّت بنائے بدمذہبی و گمراہی و بجدیت وہابیت دیوبندیت کو اس کے ذریعے سے مٹائے۔ مسلمانوں کو دامے درمے قدمے قلمے سخنے اس کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ذیل میں ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے دو نظمیں درج کرتے ہیں جن میں ایک تو فتح مناظرہ پادرہ پر دربار حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض شکریہ ہے اور دوسرا ایک قصیدہ ہے جس میں مناظرہ راندیر کا مختصر فوٹو ہے۔

وَحَسِبْنَا اللَّهُ وَنَعَمُ الْوَكِيلُ ﴿٦﴾ وَصَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیٰ حَبِیبِهِ الْجَمِیلُ ﴿٧﴾ وَرَسُولُهُ الْجَلِیلُ ﴿٨﴾ وَصَاحِبُهُ وَابْنُهُ وَحَزِبُهُ وَعُلَمَاءُ مَلْتَهُ وَأَوْلَيَاءُ امْتَهُ وَمَجْدُدُ دِینِهِ وَجَمَاعَتُهُ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ بِالْتَّبَجِيلِ ﴿٩﴾

آمِينٰ يَا أَرْحَمَ الرَّحْمَمِينَ ﴿١٠﴾ وَآخِرُ دُعَوَانَا نَانَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١١﴾

شیریشہ اہل سنت مولینا مولوی حافظ قاری ابوالفتح عبید الرضا محمد شمس علی خال صاحب قادری رضوی لکھنؤی

اور مولوی محمد حسین راندیری کے مناظرہ پر تبصرہ

از حضرت حسام اہل سنت مولینا مولوی سید عبدالقدار صاحب قادری برکاتی راندیری دامت برکاتہم العالیہ
متحصل بخیر

بول بالحق کا، منھ باطل کا کالا ہو گیا
سینیوں کی فتح کا ہر سمت چرچا ہو گیا
فیض سے جس کے منور ذرہ ذرہ ہو گیا
تنقیح سے نجدیوں کا ذبح دنبہ ہو گیا
المدد یا فوجدار ان کا وظیفہ ہو گیا
اُن کی مسجد تھی کہ اُن کا گھر زنانہ ہو گیا
ایک بھی اُن میں نہ آیا رب حق کا ہو گیا
ظلمت باطل مٹی حق آشکارا ہو گیا
کانپاٹھا راندیری اُسکے تن میں عشه ہو گیا
علم ہر اک جانور کو مثل مولی ہو گیا
کفر بکتا ہی رہے دن بھر یہ سودا ہو گیا
کہتے ہیں مرشد تھا راحق کا شیدا ہو گیا
اُردو میں شاگرد وہ بھی دیوبن کا ہو گیا
کفر بکنا کفر لکھنا اُن کا شیوه ہو گیا
جور و سے تعبیر دیں کیا عقیدہ ہو گیا
پھر بھی دعویی ہے کہ اُن کا بول بالا ہو گیا
”اُمہنڈ“ سے ثابت اس کا جھوٹا ہونا ہو گیا
”اُمہنڈ“ اُن کے ہی دامن کا دھبٹا ہو گیا
اوڑھنا جھوٹ اور جھوٹ اُن کا بچھونا ہو گیا
”اُمہنڈ“ اُن کے ہی ماتھے کا بٹکا ہو گیا

سُلیوم کو مبارک حق کا غلبہ ہو گیا
مضطہ پیارے کے دشمن ہو گئے خوار و ذلیل
خوب ہی چمکی ضیائے مضطہ راندیری میں
شیریشہ کے مقابل جم سکے رو باہ کیا
یار رسول اللہ کہنا جس دھرم میں شرک ہے
داخلے کی اپنی مسجد میں اجازت ہی نہ دی
تھے مناظر پہلے تو در بھنگی و کارروائی
نوجادی الآخرہ تھی اور دن ہفتہ کا تھا
شیریشہ نے کئے راندیری پر پانچ اعتراض
تحانوی نے حفظ الایمان میں مضمون کھانا
تحانوی کو جنوبت دے پڑھے اُس پر درود
تحانوی جی ہو کے خوش اُس کو تسلی دیتے ہیں
علّمک مالَمْ تکُنْ تَعْلَمْ خُدا جسکو کہ
علم شیطان کو بڑھائیں علم سرور و کوکھائیں
خواب گڑھتے ہیں کھر میں میں اُمُّ المؤمنین
دوپ تو کچھ ریز بھی کی تین اُن پر رہ گئے
مکہ اور طیبہ کے فتوؤں کے مقابل پیش کی
حفظ الایمان کی عبارت المہند میں نہیں
جھوٹ کہنا جھوٹ لکھنا جھوٹ کھانا پینا جھوٹ
گرنہ تھی تو ہیں تو اس میں تغیر کیوں کیا؟

مُهَمَّر تھیں کل تین جھوٹاً ان کا دعویٰ ہو گیا
 نقل ہے موجود طاہرُ ان کا دھوکا ہو گیا
 حضرت راندیری کو یہ سُن کے سکتے ہو گیا
 کفر بکنے کے لئے ”ایسا“ کا پردہ ہو گیا
 آستینیں چڑھ گئیں ایک اک کولر زہ ہو گیا
 ولی ہی ان کو کہی جائے تو حملہ ہو گیا
 اُن کا رتبہ سرورِ عالم سے بالا ہو گیا
 ڈھونڈنا تو ہیں حضرت اُن کا حصہ ہو گیا
 کسرشان شہ وہابی کا طریقہ ہو گیا
 خبیدیوں کے گھر میں ماتم شور برپا ہو گیا
 لے چلے کفران کے سرفروں کا گھٹھا ہو گیا
 مُضطَفَ کے درسے حاصل تم کو صدقہ ہو گیا
 سُنیوں کی فتح کا ہر گھر میں چرچا ہو گیا
 صُورُ اُس کو یا رسول اللہ کا نعرہ ہو گیا
 نعرہ یا غوث بھی محشر کا لغز ہو گیا
 غوثِ اعظم کا جو شمن تھا وہ رسوا ہو گیا
 ظلمت باطل مٹی کا فوراندہ ہیرا ہو گیا
 بحث میں راندیر کی خلیہ معمَّة ہو گیا
 دیو کا عَلِمُ الْكَيْمَةُ اُن کو گوارا ہو گیا
 ہے وہ سُنْتی جو رسول اللہ کا بندہ ہو گیا
 گالیاں دینا وہابی کا و تیرہ ہو گیا
 اُہل سُنْت کی ظفر کا نصب جھنڈا ہو گیا
 خبیدی کا راندیر میں سر آج نیچا ہو گیا

کا شکر کر خبیدر خدا و مُضطَفَ و غوث کا

سُنیوں کا پھر یہاں ایمان تازہ ہو گیا

جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ

بولے تھے حرمن کی اسیں بھی مہریں ہیں چاپس
 مالکی مفتی اور ان اُنکے بھائی نے واپس لی مہر
 چار پایوں کو ہے علم غیب اسکی کیا ثبوت؟
 علمِ ترسُور کی طرح حیوال کو مانے علم غیب
 جب کہا ہے آپکی صور گدھے کُتے کی سی
 جس عبارت میں نہ منیں شاہ کی توہین کفر
 سُنیو! انصاف کیا اسلام اسی کا نام ہے؟
 دوپہر کے دو جو گھنٹے خبیدیوں کو مل گئے
 اُہل سُنْت عظمت شہ ڈھونڈتے ہیں ہر جگہ
 لِلَّهِ الْمِسْتَبْلُوْدُ هُنْ خُسْرَمُ بَنْدَگَانِ مُضطَفَ
 دو گھوٹوں کا بوجھ بھر کر کیا کتابیں لائے تھے
 سُنیو! خوشیاں منا و یار رسول اللہ علیہ السلام کہو
 مُضطَفَ پیارے کے بندوں کیا اظہار حق
 ذُرْرِیَّاتِ شَخْنَجَدِی آج کیوں مغموم ہے
 پڑ گئی پاچل وہا بیو قیامت آگئی
 نام لیوا غوثِ اعظم کے ہوئے ہیں فتحِ مند
 قادری انوارِ چمکے خوب ہی راندیر میں
 دیوبندی کس لئے کہتے ہیں اپنے آپ کو
 عَلِمُ مَوْلَیٰ مَانَازِ ہر ہلاک ہے انھیں
 ہے وہ خبیدی جو کہے اُن کو بشر اپنی طرح
 گالیاں دیتے ہیں لکھتے چھاپتے ہیں اشقیا
 دیو کے بندوں کے گھر میں آج ماتم ہے بپا
 شکر کر خبیدر خدا و مُضطَفَ و غوث کا
 شکر کر خبیدر خدا و مُضطَفَ و غوث کا

ضد پیغمبر

مُسَهِّلٌ بَنَامٍ تَارِيْخِيْ

شکست و ہابیہ بد دین راندیر

(۲۲) ————— (۲۳)

وہ سوالات مطالبات جو مناظرہ راندیر میں حضرت شیربیشہ سنت نے پیش کئے اور راندیری جی اُن کا جواب نہ دے سکے

- (۱) جو شخص حضور پُر نور صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیوبندی مولویوں سے مل کر اردو زبان آجانتاے اُس نے حضور کی توہین کی یا نہیں؟ اور وہ کافر ہے یا نہیں؟
- (۲) براہین قاطعہ میں حضور صَلَّی اللَّہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے زائد شیطان کے لئے علم غیب بتایا اُس کا مصنف کافر مرتد ہے یا نہیں؟
- (۳) ”الامداد“ صفحہ ۳۳۵ میں اُمُّ الْمُؤْمِنِين رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تشریف لانا کشف میں گڑھا اور تعبیر یہ ہے کہ کم سُن بیوی ملے گی اس میں تھانوی نے توہین کی یا نہیں؟
- (۴) حکم اور اطلاق دونوں ایک ہیں یادوں میں کچھ فرق ہے؟
- (۵) اگر دونوں میں فرق ہے تو حفظ الایمان میں تھانوی جی نے حکم کا لفظ بولا اور انہیں جی نے اطلاق بنادیا۔ یہ تحریف ہوئی یا نہیں؟
- (۶) جب کہ حفظ الایمان کی اصل عبارت ”امہنڈ“ میں نہیں لکھی گئی تو اس کا سبب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہیں جی بھی جانتے تھے کہ ”حفظ الایمان“ میں ضرور کفر و توہین ہے۔ اگر علمائے حرمن کے سامنے اصل عبارت پیش کر دی گئی تو پھر وہی کفر کا فتوی ملے گا؟
- (۷) ”حفظ الایمان“ کی اصل عبارت ”امہنڈ“ میں نہیں پیش کی گئی اور حسام الحرمین شریف میں اصل عبارت تھانوی کی پوری لگی ہے جس پر علمائے حرمن شریفین نے کفر کا فتوی دیا ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ ”حسام الحرمین“ شریف صحیح و معترد

- مستند کتاب ہے اور ”المہند“ جھوٹی جعلی بنادی مصنوعی کتاب ہے۔
- (۸) شرح مواقف میں کما اقرار تم بہ اور حدیث جوز تمودہ فرمائ کریہ بتایا کہ سونے والوں بیماروں ریاضت کرنے والوں کو علم غیب ہونا فلاسفہ کا نہ ہب ہے شارح مواقف اُسے رد فرمار ہے ہیں اس سے حفظ الایمان کے گھاؤ میں بتی نہ ہوئی؟ حفظ الایمان خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو پا گلوں جانوروں سے ملا رہی ہے؟
- (۹) اگر ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں توہین نہیں تو تھانوی کے لئے بھی ایسی ہی عبارت لکھ دی جائے کہ تھانوی کو کل علم نہیں بعض علم ہے اس میں تھانوی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو گدھے کتے سوراً اولاً کو بھی ہے۔
- (۱۰) اگر يقول ”بسط البنان“ لفظ ”اسیا“ ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں آتا اور اگر تشبیہ ہو بھی تو من بعض الوجودہ اور اس میں کوئی توہین نہیں تو کیا ہم آپ کو کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی صورت آپ کی ناک کی کیا تخصیص ہے ایسی صورت تو گدھے کتے کی بھی ہے ایسی ناک تو اولاً سورہ کے لئے بھی ہے؟
- (۱۱) حفظ الایمان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو پا گلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا اور ”بسط البنان“ میں ”اسیا“ کہنے والے کو فرکہ تو تھانوی نے اپنے منھا پنے آپ کو کافر کہا یا نہیں؟
- (۱۲) کس آیت کریمہ کوئی حدیث شریف کس دلیل شرعی سے ثابت ہے کہ جانوروں کو بھی علم غیب ہے؟
- (۱۳) جاگتے ہوئے ہوش میں دن بھر تھانوی کو بنی ورسول کہنا اُس کا کلمہ و درود اور بے اختیاری زبان کا اذکر کرنا کفر ہے یا نہیں؟
- (۱۴) اگر کفر ہے تو تھانوی جی نے اُسے پسند کیا اُس پر راضی رہے اور جو کفر پر راضی رہے وہ بھی کافر جیسا کہ بہشتی زیور حصہ اول میں خود تھانوی نے لکھا ہے تو تھانوی کافر ہوا یا نہیں؟
- (۱۵) ”المہند“ میں اقرار ہے کہ مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے اپنی تصدیقیں مہریں واپس لے لیں جس سے معلوم ہوا کہ اُن دونوں حضرات نے ”المہند“ کو قابل تصدیق نہ جانا اور اُن پر انہٹی کی عیاری کھل گئی۔ باوجود اس اقرار کے اُن دونوں حضرات کی تصدیقوں کی نقل کرنا سخت فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟
- (۱۶) اُن دونوں تصدیقوں کو شمار کر کے بھی کل پانچ تصدیقات حر میں طبیین کی ”المہند“ میں ہیں باقی تمام تصدیقات علامہ بزرخی کے رسالہ پر ہیں انہٹی جی اس رسالے سے اول، آخر، درمیان سے کتر پیونت کر کے کچھ نقل کر لائے اور جتنی تصدیقیں اُس پر تھیں سب ”المہند“ پر اتار لائے کہ عوام سمجھیں کہ یہ سب تصدیقیں ”المہند“ پر ہیں یہ عیاری مکاری ہے یا نہیں؟
- (۱۷) کیا کبھی دنیا میں ایسا واقعہ گزرا ہے کہ کوئی شخص دن بھر ہوش و حواس کے ساتھ کفر بکتار ہاہوا در شام کو کہہ دے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی؟
- (۱۸) اگر کوئی شخص دن بھر تھانوی کو ماں بہن کی گالیاں دتیار ہے اور شام کو کہہ دے میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی میں تو آپ کی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر زبان میرا کہنا نہیں مانتی تھی آپ کو گالیاں ہی دیئے جاتی تھی کیا تھانوی جی اس کا یہ عذر قبول کر لیں گے؟

(۱۹) راضی بھی معاذ اللہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کی توہین کا ناپاک اتهام دھرتے ہیں راندیری جی نے بھی اہجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کا یہ ناپاک ترجمہ گڑھا کہ معاذ اللہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ نے نہیں بکا۔ لعنة اللہ علیٰ قائلہ وقابلہ اور اس طرح حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کی توہین کا الزام لگادیا اب کیا راندیری جی راضی نہ ہوئے کیا راضی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

(۲۰) بلکہ راضی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کی توہین کو جائز نہیں کہتے سرکار کی توہین کو کفر ہی جانتے ہیں اور وہابیہ راندیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر مضطغے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کی توہین کا اتهام باندھ کر حضور کی توہین کو جائز کر رہے ہیں تو راندیری جی راضیوں سے بڑھ کر کافر ہوئے یا نہیں؟

(۲۱) جب تھانوی کی محبت راندیری جی کے دل میں اس قدر جاگزیں ہے کہ اُس کا کفردیکھتے ہیں بارگاہِ مضطغے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ میں اُس کی گستاخی، گندی گالی پر آگاہ ہوتے ہیں مگر توہبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ مضطغے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کی توہین ہوتو کوئی حرج نہیں، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کا دامن چھوٹ جائے کچھ پرواہ نہیں مگر تھانوی جی کی دُم ہاتھ سے نہ چھوٹے تھانوی سے نہیں کہتے کہ تم خود توہبہ کر لوخداؤس کی دُم نہیں چھوڑتے بلکہ اب ساری کوششیں اس میں صرف ہو رہی ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسَلَّمَ کی توہین کرنی کسی طرح جائز ثابت ہو جائے تھانوی کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے فاروق اعظم و امُّ امُّوْمِنِين صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کفر و توہین کا ملعون افترا جڑ دیا جاتا ہے ارے کہاں تھانوی اور کہاں فاروق و صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بندو بالا سرکار اور پھر بھی دعویٰ اسلام باقی ہے برابر مسلمانی پر منہ مارے جاتے ہیں۔ ارے اس سے بڑھ کر ڈبل کافر کون ہو گا جو تھانوی کی بگڑی بنانے کے لئے ایسی عظیم وریع سرکاروں پر کفر و توہین تھوپ دے کیا کافر کی پیٹھ پر دُم ہوتی ہے؟

آخر گزارش :

پیارے سُنی بھائیو! اس وقت راندیری کے مناظرے سے وہابیت و دیوبندیت کے قلعوں میں زلزہ پڑ گیا ہے پریشان ہیں حیران ہیں کہ کس طرح اپنا کفر اٹھائیں کیسے بگڑی بنائیں۔ اشتہاروں اخباروں میں اچھل کو در ہے ہیں کہ کسی طرح بھرم رہ جائے۔ بہمنی کے وہابیہ بھی انھیں کے پیچے ہو کر ناق رہے ہیں۔ آج ایک جاہل اجھل دیوبندی مُسٹی بے خواجہ سن سرہندی کی ملعون تحریر پیش نظر ہے کہ حضور پر نور امام اہل سُنّۃ سیدنا علی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمہید ایمان صفحہ ۳۴۷، پرسُجَنِ الشَّبَّوْح“ سے نقل فرمایا کہ حاش اللہ حاش اللہ ہزار ہزار بار حاش اللہ“ دیوبندیوں کی تکفیر کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور میں تو انھیں ابھی تک مسلمان ہی سمجھتا ہوں،“ راندیری نے فرمایا کہ ”مولوی حشمت علی صاحب کیا آپ اپنے گروکی نافرمانی گوارا کریں گے؟“

اوًا: یہ بات مناظرہ میں کہی نہیں تھی ابھی حال کے یوحی بعضہم الی بعضٰ زخرف القول غروراً کا نتیجہ ہے۔

ثانیاً: اس عبارت میں دیوبندیوں کا لفظ نہیں بلکہ مقتذیوں اور مدعاویان جدید کا لفظ ہے۔

ثالثاً: کمال غیرت اور نہایت بے شرم تویہ ہے کہ ہاتھ میں چراغ لے کر چوری کرنے جائے۔ اس جاہل کو یہ خیال نہ ہوا کہ جب مسلمان اصل کتاب ”حسام الحرمین“، ”شریف اور“ تمہید ایمان“ کو دیکھیں گے تو اس جاہل احمدی کی جہالت دانی، شرم دانی پر کے ہزار بار ٹھوکیں گے۔ ارے بے دینو! ”تمہید ایمان“ میں تو قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ سے دیوبندیوں کا کفر ثابت کیا ہے اور یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص دیوبندیوں کے کفر پر آگاہ ہو کر انھیں کافرنہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ”سُجْنُ السَّيْوَعِ“ شریف میں بیشک مضمون ہے اور تمہید ایمان میں بھی نقل فرمایا ہے۔ مگر تمہیں ”ابھی تک“ کا تنابڑ اموthal الفاظ نہ سوجھا کیا گਨگوہی جی کی محبت آنکھیں تمہاری بھی لے گئی؟

ارے کم بختو! ”سُجْنُ السَّيْوَعِ“ شریف کے ۳۳۴ صفحہ کی تصنیف ہے اس وقت تک اصل براہین قاطعہ حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک نہ پہنچی تھی کسی شخص نے اس کی عبارت متعلق امکان کذب نقل کر کے بھیجی اور فتویٰ چاہا۔ اس کے جواب میں ”سُجْنُ السَّيْوَعِ“ شریف تحریر فرمائی گئی۔ اسی لئے اس وقت تحریر فرمایا کہ ”ابھی تک مسلمان ہی سمجھتا ہوں“ اسی طرح جس وقت تک قادیانی کے کفریات خود اس کی کتابوں میں ملاحظہ نہ فرمائے تو ”السوء والعقاب على المُسِيْحِ الْكَذَابِ“ میں بھی یہی حکم فرمایا کہ اگر مرزا سے یہ کفریات ثابت ہوں تو توقیتاً وہ کافر۔ پھر جب ان خیشوں کی تمام تصنیف پیش نظر انور ہوئیں تو ۳۲۶ صفحہ میں قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انہٹی، تھانوی پر فتویٰ دیا کہ یہ لوگ کافروں جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ کہا اب بھی سمجھے! اگر اب بھی نہ سمجھے تو تمہیں خدا سمجھے۔

کیوں وہاںیو، دیوبندیو! ”سُجْنُ السَّيْوَعِ“ سے تمہارے زخم کی کیا مرہم پڑی ہوئی؟ وہ دیکھو محمدی سلاح خانہ کی مقدس شمشیر بے نیام ”حسام الحرمین“ نے دیوبندیت کا کام تمام کر دیا۔ والحمد لله رب العالمین۔

وہابیوں دیوبندیوں کو اعلان

ہاں ہاں راندیر کے وہابیوں سمیٰ کے دیوبندیوں جھوٹ بولنے جھوٹ لکھنے سے تمہارا کفر اسلام نہیں بن سکتا۔ اب اگر کچھ ہیا غیرت جرأت ہمت رکھاتے ہو تو تمہیں گنگوہی جی کی آنکھوں کی قسم۔ تمہیں تھانوی کے فرار کی قسم، تمہیں انہی کی عیاری مکاری دروغ گوئی کی قسم، تمہارے ناپاک دھرم کی قسم کہ جھوٹی باتیں نہ بناؤ۔ اخباروں اشتہاروں میں شور و غوغائناہ مچا و مناظرہ راندیر میں جو کیس مطالبات قاہرہ سارے دیوبندیوں پر سوار ہوئے انہیں اپنی پیٹھ پر سے اٹھاؤ۔ اپنے بڑے پیشوں نہ صرچہ تو حیدر یعنی شیخ نجدی ابلیس ملعون سے بھی زور لگاؤ۔ اپنے اوپر سے کفر کے اذامات ہٹاؤ۔ اپنے ماتھوں سے کفر کے کالے ٹیکے مٹاؤ۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين۔ اگر تم اتنا نہ کر سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ تم سے ہرگز یہ بات نہ ہو سکے گی تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پھر ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علی آله وسلم کی توہین کرنے والوں کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

فتیح حافظ سید محمد نور الحق عثیٰ حنفی قادری برکاتی عفی عنہ۔ مقیم سمیٰ۔

آئیے! اب اسی مناظرے کی کچھ مختصر رواداً کچھ واقعات صاحب تصانیف کشیرہ و شہیرہ غازی اہل سنتِ محبوب ملٹھ اسدالسنۃ ضیغم الملۃ و صاف الحبیب حضرت علامہ مولینا مفتی الحاج الشاہ ابوالظرفَ مُحْمَّد عَبْدُ اللَّٰہ خان صاحب قبلہ قادری رضوی مجددی مفتی اعظم ریاست پیالہ و سمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے بھی سُنْتَ چلیں۔

فتیح ابوالصوارم محمد رزان رضا خاں حشمتی غفران

سورت اور راندیر میں

خلیفہ تھانوی سے ان کے مدرسے میں مناظرہ

سورت، راندیر، ڈھاٹیل۔ دیوبندی آما جگاہ تھے۔ یہاں کے دیوبندی تاجر ارب پتی تھے۔ جو سنگاپور، جاوا، ماریشس، افریقہ، برم، میں بڑی بڑی تجارتیں کر رہے تھے۔ غریب سُنی پریشان تھے کہ کیا کریں۔ وہابیت دیوبندیت کا مقابلہ کیسے کریں۔ سب نے مل کر حضرت حجت اللہ امام علیہ الرحمہ کی خدمت میں ایک سُنی عالم مقرر بھیجنے کیلئے لکھا۔ حضرت نے غور و خوص فرما کر ”حضرت علام دہر مولیٰ نعمان محمد شمشیر علی“ صاحب کو روشنہ فرمایا۔ حضرت نے سورت میں ایمان افروز وہابیت سوزی بیانات شروع فرمائے۔ وہابیت دیوبندیت کے کالے بادل دور ہوتے نظر آئے۔ سُنی مسلمان باعث باغ اور وہابی دیوبندی سینے داغ داغ ہوئے۔ نادا قف لوگ وہابیت دیوبندیت سے تائب ہو کر سُنی مسلمان ہوئے۔ سورت شہر کے گلی گلی میں آپ کے وعظ ہوئے۔ اور ہر بیان میں آپ نے طواغیت وہابیہ دیوبندی کی کفری عبارتیں حفظ الایمان، برائین قاطعہ، فتوتوخائے گنگوہی، تحذیر انس وغیرہ اکتا ہوں کی عبارات کفریہ دلکھا کر او راں کی عبارات سننا شاکر کفریات وہابیہ دیوبندی کار دا بطال فرمایا۔ راندیر کے غریب سُنیوں کو بھی ہمت ہوئی اور انہوں نے حضرت کو راندیر میں بیان کی دعوت دی۔ آپ نے راندیر میں بھی سُنیت نواز بیان فرمایا اور احراق حق و ابطال باطل فرمایا۔ سُنیت کا پرچم لہرایا۔ اب ایسی فضابی کہ راندیر کے کوچ کوچ گلی میں ایک ایک دیوبندی ارب پتی سیٹھ کے دروازے پر حضرت کے بیانات ہوئے۔ یا رسول اللہ الغیاث یا علی مشکل کشا اور یا نیوٹ المدد کے نفرے راندیر کی فضای میں پہلی مرتبہ بآواز لگائے گئے۔ وہابی دیوبندی در دمند ہوئے۔ اور سُنی مسلمان سر بلند ہوئے۔

اپنے ولد م Rafiq پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی نظر کرم:

سورت کے ایک بیان میں مولیٰ نما مولوی غلام نظام الدین صاحب قادری برکاتی قاسمی علیہ الرحمہ نے دلکھا کہ ایک بزرگ سفیدریش، سفید مل کا انگر کھا پہنے، سفید عمامہ باندھے اپنے عصا پر زور دے کر حضرت شیر بیشہ سُنیت کی کرسی کے پیچے جلوہ افروز ہیں۔ اور وہاں تھے حضرت کی پشت پر رکھے ہیں۔ مولیٰ نما غلام نظام الدین صاحب ان بزرگ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ دوران وعظ حضرت نے جب مولیٰ نما کو کھڑے دلکھا تو بیٹھنے کیلئے کہا۔ مگر مولیٰ نما صلاۃ وسلام تک کھڑے رہے۔ جب حضرت دعا مانگنے لگے تو وہ بزرگ نگاہ سے او جھل ہو گئے اور مولیٰ نما بیٹھ گئے۔ قیام گاہ پر آنے کے بعد حضرت نے مولیٰ نما کھڑے ہونے اور

آخر کھڑے رہنے کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے واقعہ بیان کیا اور ان بزرگ کی شکل و شبہت بتائی۔ حضرت نے نہ کرمایا آپ برکت والے ہیں کہ آپ کو حضور سیدنا علیٰ حضرت مجددین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیداری میں زیارت نصیب ہوئی۔ اور الحمد للہ کہ حضور علیٰ حضرت اس فقیر حیرسگ رضوی سے راضی بھی اور اس کی مدد پر ہیں۔

دیوبندی مالداروں کے دباو پر خلیفہ تھانوی کی مناظرہ کوتیاری:

راندیر سوت و ڈھانیل و تاراپور کے مالدار دیوبندی جمع ہو کر مولوی محمد حسین خلیفہ تھانوی کے پاس پہنچے اور کہا مولوی صاحب! ایک نوع پر دلیسی سنی مولوی آیا ہے۔ دو مہینے سے سورت و راندیر میں براہ رأس کے بیانات ہو رہے ہیں۔ ہمارے مولویوں، ہمارے بڑوں اور بزرگوں کے نام لے کر کافروں مرتد کہتا اور ہماری ہی کتابیں پیش کرتا ہے۔ آخر آپ لوگ خاموش کیوں ہیں؟ ہمارے تو سنتے سنتے کان پک گئے۔ اور آپ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔

محمد حسین خلیفہ تھانوی نے کہا کہ آپ لوگوں کو صبر کرنا چاہئے وہ پر دلیسی ہے چلا جائے گا۔ پھر میدان اپنے ہاتھ ہے۔ یہ غریب لوگ بار بار تو اس مولوی کو بلانہیں سکتے۔ نہ وہ مدرسے سے بار بار خصت پا سکتا ہے۔ اور ہم لوگ مقامی ہیں ان کو اپنی تقریروں سے پھر واپس کر لیں گے۔ دیوبندی مالداروں نے کہا نہیں مولوی صاحب! یہ نہ ہو گا۔ ہم جو اتنی مدت سے آپ لوگوں کو نذر آنے اور چندے دے رہے ہیں وہ اس لئے نہیں کہ ہمارے بڑے بزرگوں مولویوں کو حکلم کھلا سر عام ہزاروں کے مجتمع میں کافروں مرتد کہا جائے۔ اور آپ تمام مولوی صاحبان چپ سادھے پڑے رہیں۔ یا تو آپ مناظرہ کریں ورنہ ہم سارے آپ کے چندے نذر آنے بند کر دیں گے۔ اور اسی شیئی مولوی کا بیان ہم بھی کرائیں گے۔ اور اس دھرم سے تو بہ کر لیں گے۔ یہ سُن کر سارے مولویوں کو سننا آگیا۔

قہر دیوبندی برجان مولوی دیوبندی اجبر ایتار ہوئے اور مناظرے کیلئے تحریر حضرت کے پاس پہنچی۔ چنارواڑے کی مسجد میں مناظرہ کیلئے بلا یا۔ سُنیوں میں ہوا کی طرح جیر پھیل گئی۔ بعض مخلصین نے عرض کی کہ وہ مخالفین کی جگہ ہے آپ جگہ بد لیں۔ اور حضرت خواجہ دانا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانے پر بلا میں حضرت نے فرمایا میں ان کو بہانے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں وہیں جاؤں گا۔ اور کامیاب ہوں گا۔ مخلصین خاموش ہو گئے۔ اور مناظرہ کی تیاریاں ہونے لگیں۔

مقررہ دن آیا، حضرت کیلئے گھوڑا گاڑی آئی۔ ہزاروں سُنی مسلمان ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر حضرت نے قع تا بعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے پر حاضری دی۔ یہاں سے راندیر کے مسلمان بھی ساتھ ہو گئے۔ اور اب جلوں کی شکل میں روانہ ہوئے۔ راندیر کی فضان عربائے تکبیر و یار رسول اللہ المدد سے گوئی گئی۔ دیوبندیوں کے پتے پانی ہونے لگے۔ خوفزدہ ہو کر مولوی محمد حسین نے چنارواڑہ مسجد کا دروازہ بند کر دیا۔ جب حضرت شیر بیشہ سُنّت مسجد کے دروازے پر پہنچ چکے تو دربان اور علماء دروازہ پر باہر کھڑے تھے۔ مسجد کا دروازہ بند تھا۔ آپ نے دربان سے فرمایا دروازہ کھولو۔ ہم کو آج اس مسجد میں بلا یا گیا

ہے۔ دربان نے کہا یہ مسجد نہیں یہ تو گھر ہے۔ آپ نے فرمایا اگر مردانہ گھر ہے جب بھی کھلو۔ ہمیں بلا یا ہے۔ دربان نے کہا نہیں یہ تو زنانہ گھر ہے۔ یہُن کر سُینُون نے نعرہ تکبیر و نعرہ رسالت بلند کئے۔ اور حضرت فاتحانہ شان سے حضرت تعمیل عین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے کے سامنے بڑی وسیع مسجد میں آگئے۔ اور بیان شروع فرمادیا۔

اُدھر محمد حسین راندیری و عزیزِ گل مفتی بسم اللہ وغیرہم کی سیٹھ کے پاس پہنچے کہ غصب ہو گیا مولینا حشمت علی کی ہزار آدمی لے کر مسجد لوٹئے آگئے۔ جلد مدد کیجئے۔ اور بات بنائیے۔ ورنہ بڑی بدنامی ہو جائے گی۔ کی سیٹھ نے تمام حالات معلوم کر کے ان مولویوں کی ملامت کی۔ اور بہت خفا ہوا کہ تم لوگ بزدل ہو، جاہل ہو، ایک پر دیسی نو عمر سُنی مولوی کو جواب نہیں دے سکتے؟ مولویوں نے بہت خوشامد کی تو کی سیٹھ اپنی کار میں بیٹھ کر آستانے کی مسجد میں آیا۔ حضرت کا بیان جاری تھا۔ کسی طرح مجمع کے کنارے سے گذر کر کی سیٹھ ممبر کے قریب آیا۔ اور حضرت سے عرض کی مولینا صاحب! آپ مجھ کو یہاں روک کر میرے ساتھ چلیں۔ میں فیصلہ کر ادؤں گا۔ مگر آپ تنہا چلیں۔ حضرت نے تقریر بند کی۔ اور کی سیٹھ کے ساتھ تہجا جانے کو تیار ہو گئے۔ احباب اہل سُنّت جانے سے مانع ہوئے۔ ان کو آپ نے وہیں روکنے کی فتحیں دیں۔ اور فرمایا کہ آپ لوگ مجھے اکیلا جانے دیں۔ آپ لوگ یہاں بیٹھ کر دعا کریں۔ حضرت مسجد کے باہر جا کر کی سیٹھ کی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ سُنی مجبور ہو کر کر گئے۔ مگر حضرت مولینا مولوی غلام رسول صاحب قادری رضوی بھاولپوری نہ مانے۔ اور زبردستی حضرت کے ساتھ یہ کہ کر بیٹھ گئے کہ میں تو ہرگز ہرگز آپ کو مخالفوں میں تہرانہ جانے دوں گا۔ حضرت خاموش ہو گئے۔

کی سیٹھ نے ان دونوں کو اپنے کمرے میں بٹھایا اور دوسرے تمام لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر حضرت سے کہا کہ مولینا صاحب! آپ بڑے اچھے ہیں۔ مگر ان غریبوں سے آپ کو کیا ملے گا؟ ہم آپ کو ایک لاکھ روپے نقoda میتے ہیں اور صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ بیانات جاری رکھیں۔ لیکن ہمارے دیوبندی پیشواوں کی کتابیں نہ دکھائیں۔ اور دیوبندی مولویوں کے نام نہ لیں۔ اس روپے سے آپ مکان بنائیں، تجارت کیجئے۔ اس نقدا ایک لاکھ کے علاوہ پانسو آپ کو اور پانسو ان مولینا صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا۔

اب حضرت کا چہرہ جلال میں سرخ ہو گیا۔ اور فرمایا کی سیٹھ! میرا ایمان خریدنا چاہتے ہو؟ تو سن لو یہ حقیر قم یہ دنیا کی دولت میرے ایمان کی قیمت ہرگز ہرگز نہیں۔ میں اپنے دین و مذہب کی اسی طرح علی الاعلان تبلیغ کروں گا۔ اور سُنی بھائیوں کو خبردار کروں گا۔ کی سیٹھ نے پھر کچھ کہنا چاہا۔ مگر حضرت نے فرمایا تمہارے مولویوں کو ہمتو جواب دیں۔ ورنہ تو بہ کر کے سُنی مسلمان بنیں۔ مجبور ہو کر کی سیٹھ نے کہا اچھا آپ نہیں مانتے تو میں مناظرہ کراؤں گا۔ حضرت کو آستانے کی مسجد میں پہنچا کر اپنے مولویوں کو بہت کچھ سخت سست کہہ کر مناظرہ کیلئے آمادہ کیا۔ اور چند روز بعد کی تاریخ مقرر کر کے حضرت کو تحریک بھی۔ اور مقام مناظرہ مدرسہ محمدیہ مقرر ہوا۔ حضرت اور علماء و احباب اہل سُنّت سورت واپس آئے اور تاریخ کا انتظار ہونے لگا۔

تاریخ مقررہ پر حضرت شیربیشہ سُنّت راندیر پہنچے۔ طے پایا تھا کہ فریقین کے مناظر و صدر کے علاوہ سوسوآدمی ہوں گے اور ہر فریق کے مناظر کو موسوکٹ دے دیئے گئے تھے۔ نیز دیوبندیوں نے انتظام کیلئے کوتال کو بھی بلایا تھا۔ اور چالائی سے اندر کے دیوبندیوں سے ٹکٹ لے لے کر باہر جا کر دوسرے دیوبندیوں کو لانے لگے۔ جب قریب قریب تین سو دیوبندیوں کی تعداد ہو گئی تو ایک سُنّت نے کوتال سے جا کر کہا کہ سوسوآدمی ہر فریق کے مقرر ہوئے اور ٹکٹ دے دیئے گئے۔ تو پھر دیوبندیوں کی تعداد زیادہ کیوں ہو گئی۔ مہربانی فرمائ کر ذرا اندر ٹکٹ چیک تو کیجیے! کوتال نے کہا ہاں مجھے بھی تعداد زیادہ معلوم ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کر کوتال نے ٹکٹ دیکھنا شروع کئے۔ اور سو سے زائد دیوبندی بے ٹکٹ ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ دیوبندی مولویوں کے چہرے فتنے ہو گئے۔

مناظرہ شروع ہوا:

یہ مناظرہ مولوی اشتعلی تھانوی کی کفری عبارت مندرجہ ”حفظ الایمان“ ص ۲۷۸ پر ہوا تھا۔ دیوبندی مناظر مولوی محمد حسین راندیری اور اہل سنت کی طرف سے مناظر حضرت شیربیشہ اہل سُنّت مقرر ہوئے تھے۔ مناظرہ شروع ہوا تو حضرت شیربیشہ سُنّت نے عبارت تھانوی پیش کی:

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید حجج ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صنی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔“

پھر فرمایا اس عبارت میں حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین و تنقیص ہے اور توہین انیاۓ کرام علیٰ ابینا و علیہم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قطعاً یقیناً کفر ہے۔ تو تھانوی صاحب یہ توہین لکھ کر فرماتے ہوئے اور جو انھیں اس کفر قطعی پر مطلع ہونے کے بعد بھی مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو ”حسام الحرمین“۔

محمد حسین راندیری نے کھڑے ہو کر جواب دیا کہ اس عبارت میں توہین ہرگز ہرگز نہیں۔ اگرچہ عبارت میں لفظ ”ایسا“ تشبیہ کیلئے ہی ہے۔ لیکن تشبیہ من بعض الوجوه ہے۔ لہذا توہین نہیں ہے۔ کیونکہ علم نبوی بھی حادث اور بچوں اور پاگلوں جانوروں کا علم بھی حادث ہے۔ اور دیکھئے جی کریم بھی مخلوق ہیں اور نہ ہو، فتوہ کلو، بدھو، بچہ، پاگل اور جانور بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ لیں اس عبارت میں توہین نہیں ہے۔

حضرت شیربیشہ اہل سُنّت نے اس کا رد فرمایا۔ محمد حسین نے پھر وہی پہلی والی تقریر دہرا دی حضرت نے مزید رد فرمایا۔ محمد حسین نے پھر وہی جواب دیا۔ جب کئی بار کی تقریریں میں راندیری صاحب ”تشبیہ من بعض الوجوه“ کا سبق تکرر، سہ کر رسانا چکے تو حضرت شیربیشہ سُنّت ”رسوان ربہ علیہ“ [۱۳۵۸۰] نے تھانوی کی عبارت کا فوٹو پیش کیا۔ اور کھڑے ہو کر تسمیہ کنان فرمایا۔

مولوی محمد حسین صاحب! آپ کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرہ تو خزریکا ہے، مولوی عزیز گل کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو بھوکی ہیں اور احمد بزرگ تمہارے ہونٹوں کی کیا خاصیت ہے ایسی تھوڑی تو سوڑی کی بھی ہے۔ اور دانت کتے کے سے ہیں۔ غرض ایک ایک وہابی دیوبندی مولوی جو سامنے مناظر کے پاس بیٹھے تھے ان سب کا نام لے لے کر بیان فرمایا۔ اور بیٹھ گئے۔

حضرت کے بیٹھنے کے ساتھ ہی دیوبندی سٹیشن قلعہ آتش بازی بن گیا۔ سارے کے سارے مولوی اچھل پھاند کرنے لگے۔ یہ دیکھنے کسی کی گپڑی وہ گئی، کسی کا جب اڑ گیا، شور مچا رہے تھے کہ گالیاں بکتے ہو، بد تیزی کرتے ہو۔ اول فول بکتے رہے۔ اور حضرت بڑے اطمینان سے خاموش بیٹھے سنتے اور دیکھتے رہے۔

مولوی محمد حسین نے کمی سیٹھ کو وازدی کہ انسپکٹر صاحب کو ہو یہ گالیاں دیتے ہیں۔ وہ آئیں اور اپنے حکم سے مناظرہ بند کرائیں۔ یہ دیوبندیوں کی آخری چال ہے۔ سیٹھ صاحب وہابیوں کے مشکل کشا انسپکٹر صاحب کے پاس پہنچے، گزارش کی۔ انسپکٹر صاحب نے حضرت کو مخاطب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا جناب بس صرف پانچ منٹ اور رُک جائیں۔ میں جواب دوں گا۔ کوتوال صاحب بیٹھ گئے۔ دیوبندی سٹیشن کا طوفان بد تیزی ختم ہوا تو حضرت کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ سُنّتی بھائیو! مناظرہ ختم ہو گیا۔ اس مناظرہ کی فتح مبین تمہیں مبارک ہو۔ یہ جملہ ایسا معلوم ہوا کہ مولویوں کو کسی نے پن ماری۔ اور سارے دیوبندی مولوی پھر اچھلنے کو دن لگ۔ حضرت بیٹھ گئے۔ اور دیوبندی بکنے لگ۔ گالیاں بک کر مناظرہ فتح کرو گے۔ بہت کچھ بکتے رہے۔ جب ان کا جوش ٹھنڈا ہوا تو حضرت شیر بیشہ سُنّت پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ تھانوی، جی نے اپنی لفڑی عبارت میں حضور اقدس سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علم و سیع و عظیم کو رذیل اشیاء سے تشییہ دی۔ اور یہ تشییہ تو ہیں ہے۔ محمد حسین صاحب نے کئی بار اس کے جواب میں یہ کہا کہ یہ تشییہ تو ہے مگر تشییہ من بعض الوجوه ہے۔ لہذا تو ہیں نہیں ہے۔ میں بھی کہتا ہوں کہ بیشک میں نے آپ اور عزیز گل صاحب و احمد بزرگ صاحب و سمعیل و بسم اللہ وغیرہ ہم کے چہرے، ہونٹ، آنکھ، ناک، کو رذیل اشیاء سے تشییہ دی۔ اور ضرور دی۔ مگر تشییہ من بعض الوجوه ہے۔ کہ سوئر، بندر، بکو، کتا وغیرہ بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور محمد حسین راندیری و عزیز گل و احمد بزرگ وغیرہ بھی خدا کی مخلوق ہیں اور پاگل و حیوانات کا چہرہ آنکھ، کان، ناک، ہونٹ بھی گوشت پوست کا ہے۔ اور ان ساروں کا چہرہ آنکھ، کان، ناک، ہونٹ وغیرہ بھی گوشت پوست کا ہے۔ اور آپ کی تقریروں میں مکرر، سہ کرا قرار کر کے ہیں کہ تشییہ من بعض الوجوه ہونے کی وجہ سے تو ہیں نہیں۔ لہذا میر ایمان بھی آپ لوگوں کی ہرگز تو ہیں نہیں۔ ہاں اُسے سُن کر آپ لوگوں کا شور مچانا، اچھلنا، کو دنا، رقص دیوانہ دکھانا اور کوتوال صاحب سے شکایت کرنا یہ ضرور اس بات کا ثبوت ہے کہ تھانوی عبارت میں ضرور تو ہیں رسول ہے۔ اور تھانوی بھی اس تو ہیں رسول کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ اور چونکہ آپ ساروں نے اپنے عمل سے یہ ثبوت دے دیا ہے لہذا مناظرہ ختم ہو گیا اور سُنّتی بھائیوں کو فتح مبین مبارک ہو۔

یہ سن کر دیوبندی مولوی کچھ بولنا چاہتے تھے۔ کہ تو اس صاحب کھڑے ہو گئے اور دیوبندی مولویوں سے مخاطب ہو کر بولے مولینا درست فرمائے ہیں۔ اگر آپ لوگ عقل سے کام لیتے تو مولینا صاحب کا بیان جو مثالوں پر مشتمل تھا، سن کر خاموش رہتے تو مولینا کو ثبوت میں دشواری ہوتی۔ مگر آپ کا شور چنان ہی ان کا ثبوت ہو گیا۔ اور انہیں فتح ہو گئی۔ مناظرہ ختم ہو گیا۔ اب چونکہ آپ لوگوں کی یہ جگہ ہے اور مولینا آپ کے بلائے ہوئے ہیں تو اگر آپ لوگ جانا چاہتے ہیں تو خاموش جائیں ورنہ اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ کہ امن و امان قائم رکھنے کیلئے مجھے بلا یا گیا ہے۔

سُنیوں نے یہ سن کر نعرہ بکیر و نعرہ رسالت بلند کئے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ سُنیو! اس خوشی میں کھڑے ہو کر بارگاہِ نبوت میں صلاۃ و سلام عرض کرو۔ پھر صلاۃ و سلام پڑھا گیا۔ اور فتح و فیروزی حضرت وہاں سے تشریف لائے۔ فالحمد لله علیٰ ذالک۔

سورت میں جلسہ تہنیت اور شیر بیشہ سنت کا خطاب:

دوسرے روز بعد نماز عشاہ حضرت خواجہ دانشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے پر اس فتح میں کی خوشی میں جلسہ تہنیت منعقد ہوا اور علماء و مشائخ و اعیان گجرات و عوام و خواص کے اتفاق سے آپ کو ”شیر بیشہ سنت“ کا خطاب دیا گیا۔

مقدمہ نوساری گجرات

اور

مولوی عبد الشکور کا کوروی کافرار

راندیر میں وہابیہ دیوبندیہ گجرات کو جو مناظرہ میں ذلت نصیب ہوئی تو پاگل ہو گئے۔ اور نوساری میں ایک کیس کردیا۔ جو تقریباً انو ماہ تک چلتا رہا۔ یہ کیس آپ کی عمر میں وہابیہ کی جانب سے پہلا کیس تھا۔ حضرت مولینا مولوی سید امیر الدین صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کیس میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ مگر یہ کیس دیوبندیوں کو مصیبت ہو گیا۔ کہ حضرت شیر پیشہ سنت تاریخ پرکورٹ میں حاضر ہوتے۔ اور اس کے علاوہ تاریخوں میں نوساری سورت بھڑوچ بڑوچ بڑیا دتارہ پور و دیگر مقامات میں تقریر فرماتے۔ اور تبلیغ سنت فرماتے۔

بعض دیوبندیوں نے اسی دوران میں مکی شیخ جی مولوی عبد الشکور کا کوروی کو نوساری بلایا۔ اور شیخ جی بھی آگئے۔ حضرت کو جب معلوم ہوا تو ایک خط لکھ کر مناظرہ کیلئے بھیج دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ کا کوروی جی ایسے سرا سیمہ ہوئے کہ بیان بھی نکیا۔ اور بلاں والے پر بہت بگڑے۔ راتوں رات نوساری سے لکھنور وانہ ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت کو مقدمہ میں فتح حاصل ہوئی۔ اور وہابی دیوبندی راندیر ذیل و خوار ہوئے۔

خُدار او لی بود حشمت علی
سَبِّی ارضی بود حشمت علی
زِفیضان بُوبکر صدِیق اکبر
سَقِی وَصَفِی بود حشمت علی
زفاروق وَعُثمان ضیائے گرفت
بِدِین عَلی بود حشمت علی
زُورِفت دُوم شَہ غوثِ اعظم
بِهِ وَسَنی بود حشمت علی

زِفیض رضا وز برکات قاسم

وَسِیع وَذکی بود حشمت علی
بِوْفَش چوپر سید سید زہاتف
بِگفت اشْقی بود حشمت علی

سید آمل مصطفیٰ صحب اقبلہ مارہ روی

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا



از:
چشم و پچار غ خاندان برکات
سلیمان اعظم اسلام و بنیت
سید اعلما حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی